© rasailojaraid.com

مُسدّس حالی کا نادرالوجود فارسی ترجمہ

(از جناب سیّد محبوب صاحب رضوی کیٹلاگر کتب خانہ دارالعلوم دیوبند)

دوسری علمی زبانوں کے مصنفات کے تراجم کی طرح کچھ عرصہ سے اُردو کی تصانیف کے تراجم کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا ہے، ان تراجم کی فہرست میں علامہ شبلی کی علمی اور تاریخی مصنفات "الفاروق" اور "سیرۃ النبیؐ" وغیرہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ لیکن یہ امر تعجب انگیز ہے کہ زیر تعارف ترجمہ علمی یا تاریخی نہیں بلکہ ادبی ہے، یعنی خواجہ الطاف حسین حالی کے مشہور مسدس "مدوجزر اسلام" کا فارسی ترجمہ، یہ ترجمہ اب سے نصف صدی قبل ۱۸۹۰ء میں مولوی فیروزالدین احمد کشمیری المتخلص بہ فائضی وکیل ہائی کورٹ ریاست کشمیر کا کیا ہوا ہے[۱]۔ ترجمہ کا سبب خود مترجم کے الفاظ میں یہ ہے:-

"ترجمہ بالخصوص بنا بر فائدہ و ترغیب و تحریص حصول تعلیم و تربیت مسلمانان کشمیر و بالتعمیم بنا بر فائدہ مُسلمانان کہ از زبان اُردو نابلد اند۔"

آگے چل کر فاضل مترجم لکھتے ہیں:-

"مسدس حالی را در سلک نظم اُردو کشیدہ بہ اقویٰ بے حس اسلام ہندوستان متحرک ساختہ در جرم اسلام شوق حصول علوم و فنون برانگیختہ ہرگاہ اکثر اہل کشمیر از زبان اُردو نابلد اند و زبان شیریں پارسی علاوہ از کشمیر در اکثر مسلمانانِ سکان عالم رواجے تمام دارد و در کشمیر زبان پارسی بمنزلہ ہمچو زبان مادری در اہل کشمیر مروج است راجرم بجائے اینکہ

[۱] دارالعلوم دیوبند کے کتبخانہ میں شعبہ "ادبیات فارسی" کے تحت نمبر ۶۳ پر یہ ترجمہ "مسدس فائضی" کے نام سے مندرج و موجود ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتابے جدید صورت تصنیف یا بہ ترجمہ مسدس بفارسی کشیدن مناسب دلکشی انگاشتم کہ ازاں آنچہ مطلب ما است حاصل است و ما سوائے کشمیر باکثر سکان عالم ازیں ترجمہ فائدہ مرتب مے تواند شد۔

ہرگاہ بہ عالم اسلام عجم و ترک و چین و تاتار و کشمیر و اکثر بلاد عالم زبان فارسی مروج است دگر وہے را انتہا از شکرستان زبان ہندیہ فائدہ و بلیغ فارسی ساختہ و اکثر کتب دین در اکتشاف عالم الی آلان بزبان فارسی زیب تسطیرے یابند لاجرم حمیت اسلام بردلم زدتے ناری ساختہ مامسدس را بزبان فارسی ترجمہ تمائیم تا اخوان باقی اسلام از فیضش عاری نباشند چنانچہ لفضل جناب باری ترجمہ اش شروع کردم"

مترجم نے ترجمہ کے حقوق حاصل کرنے کے لئے مصنف کو جو خط سر سید کی معرفت لکھا ہے اُس میں لکھتے ہیں:۔

"میرے خیال میں کشمیریوں کو حیات تازہ دینے کے لئے سب سے اوّل مسدس کا ترجمہ کرنا ضروری تھا اور اس طرح کشمیر کے ساتھ تمام فارسی داں ممالک کو اس سے فائدہ پہنچنے کی اُمید ہے"

اس ترجمہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ نفس مضمون کے علاوہ جس سلاست، روانی، برجستگی، زور بیان، مدوجزر اور اُتار چڑھاؤ وغیرہ وغیرہ خصوصیات کا مسدس حالی حامل بعینہ وہی خصوصیات اور کمالات اس ترجمہ میں موجود ہیں۔ زبان کی وہی برجستگی ہو، وہی بحر ہے، وہی سلاست و روانی ہے، وہی زور بیان ہے، وہی مضامین کا مدوجزر اور اُتار چڑھاؤ ہے۔ غرض معلوم یہ ہوتا ہے کہ خود مصنف نے اس کو فارسی میں نظم کیا ہے، ترجمہ کا یہ وہ کمال اور خوبی ہے جس میں بمشکل بہت کم لوگ کامیاب ہو سکتے ہیں:۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ترجمہ "مسدس فائضی" کے نام سے ۲۲×۱۸/۸ اتقطیع کے ۵۰ صفحات میں ہے اس میں خواجہ حالی

کے دیباچہ کا فارسی ترجمہ بھی شامل ہے، حواشی کا ترجمہ بھی فارسی میں کردیا گیا ہے ۱۸۸۸ء

میں مطبع اختر ہند کشمیر میں مطبوع ہوا ہے، مگر مطبوع ہونے کے باوجود کمیاب اور نادرالوجود ہونے

میں اکثر قلمی کتب سے کم نہیں ہے، اور اس وقت اس کے تعارف کی وجہ اس کا نادرالوجود

ہوناہی ہے۔

ترجمہ کے جستہ جستہ "از خروارے" چند بند پیش کش ہیں:-

زحکمت چہ خوش گفت بقراط دانا   بپرسید چوں لادوا گوز داہا

بناشد علاجش نباشد ز داہا   دوا ہر مرض ہر دو حق کردہ پیدا

مگر آں مرض راکہ آسان گیرد

طبیب انچہ گویند نہ ہان گیرد

علامت سبب گر بہ تشخیص جوئی   بگیرند صد نقص از ہرزہ پوئی

علاج وز پرہیز در حیلہ جوئی   مرض لادوا تا شود از بجنوئی

نہ مانوس باشند آں با اطبا،

کہ مایوس گردند از زندگی ہا

چنیں حال آں قوم دانم بدنیا   کہ در ورطہ کشتیش باشد زفیہا؟

کنارش بسے دور و طوفانش برپا   گماں شد کہ شد غرق اینکہ خدایا

زپہلو بہ پہلو مگر اہل کشتی

نگردند و در خواب غفلت بہ کشتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولادتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم :-

یکایک شدہ غیرتِ حق بہ حرکت		ہویدا سوئے بوقبیس ابرِ رحمت
ادا خاکِ بطحیٰ نمود آں ودیعت		کہ دارد برآں بُد مسلسل شہادت

شدا از پہلوئے آمنہ آں ہویدا
دُعائے خلیلؑ و نوید مسیحاؑ

شدہ محو از عالم آثارِ ظلمت		کہ پیدا شدہ ماہ برجِ سخاوت
نہ روشن شدہ نورِ مہ تا بمدت		کہ در ابر بُد ماہتابِ رسالت

چہل سال بُد چونکہ لطفِ خدا شد
مہِ نور طالع ز غارِ حرا شد

رسالت کی پہلی تبلیغ :-

کہ فخرِ عرب زیبِ محراب و منبر		ہمہ یکساں ہمرہش دست در بر
گرفتہ شدہ روزے از حکمِ داور		سوئے دشت بالا بکوہِ صفا بر

بفرمود، "شما را کہ اے آلِ غالب
بدانید ما را چہ صادق کہ کاذب"

بگفتند، "قولے ز اقوالِ تو ما		ز انیم کذب و شنیدیم اصلا"
بفرمود، "دانید چوں ہیچو ما را		شما باور ید آنچہ گویم شمارا

کہ فوجِ گراں پشتِ کوہِ صفا بر
بجویند فرصت بہ غارتِ شعبِ در"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بفرمائے ”بر ہر چہ ما را یقیں شد   کہ قولت ہمہ صدق و رست ایں شد“

بفرمود ”گر گفتم ایں دلنشیں شد   بگوش آورید اینکہ عین الیقیں شد“

ہمہ قافلہ رفتنی ہست اینجا

بترسید زائدہ خوفاً عظیما

بُد آوازے از برق یا صوت ہادی   بلرزانده کوه د عرب جملہ وادی

نکو الفت تو بدل ہا رساندی   کہ از خواب غفلت بہ عالم رہاندی

ز پیغام حق غل فگندی بدنیا

ز کوہ وجبل نامِ حق گشتہ گویا

تعلیم توحید:-

بود لائقِ زندگی ذاتِ واحد   بجان و زباں ہم شہادت بواحد

اطاعت نما جملہ فرمانِ واحد   کمر بند در خدمت شانِ واحد

ہوائے گر از عشق باشد ہوائش

بکس سر میارید الا بپائش

توقع مدارید جز ذاتِ باری   تعشق مدارید جز ذاتِ باری

ہراساں مباشید جز ذاتِ باری   طلبگار میرید جز ذاتِ باری

ز شرکت مبرا بود ذاتِ پاکش

ز ہمسر مخلا بود ذاتِ پاکش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رحلت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم:-

رسانیدہ نغماتِ حق سوئے اُمت　　ادا کردہ چوں جملہ فرضِ رسالت
بہ حق ماندہ بربند گا نرانہ حجت　　نبیؐ کردہ از خلق پس قصد رحلت

نبیؐ رفت لیں داشت اسلام دیں را
وراثت بہ قومیکہ کم دید دنیا

عہد خلافت خلفار اربعہ:-

ہمہ حکم بردار اسلام و دیں را　　مددگار اخوان اسلام و دیں را
خدا و نبیؐ را وفادار و دیں را　　بہ بیوہ یتیمیٰ و غمخوار دیں را

ہمہ بودہ بیزار از کفر و باطل
ز سرشاریٔ جامِ حق جملہ کامل

ازاں جملہ حکاک رسم جہالت　　ہمہ بیخ و بنیاد کن از کہانت
بر احکام دیں سر بہ عین اطاعت　　بنام خدا خاتماں بخش دولت

بہر آفت آنہا سپر سینہ کردہ
بجز ذات حق خوف کس ہم نہ کردہ

اگر درمیاں اختلافِ بُدِ آنجا　　بنا رد مدارش بر اخلاص آنجا
نہ بُد اختلافے ز شر بودہ آنجا　　بر از آشتی بُد خلافے در آنجا

ز آزادی ایں اولیں موج گیتی
رواں بودہ یا بندہ زاں باغ گیتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علمی تاریکی کا زمانہ:۔

خیال ترقی دمے کردہ در سر　　کہ بُد ربع مسکوں بظلمات یکسر
تنزل بہ ہر قوم و ملت موثر　　جہاں از بلندی بہ پستی بسرور
چو انجم بہ افلاک رخشندہ بیشن
ہمہ در جہالت زبے علمی وفن
نہ ہنگامہ بُد گرم عبرانیاں را　　نہ یاور بُد اقبال نصرانیاں را
دفاتر پراگندہ یونانیاں را　　پرشیدہ شیرازہ ساسانیاں را
بہ گرداب بُد زورق اہلِ روما
بُد از اہل ایراں چراغِ سحر را

تہذیب و تمدن کی تعمیر:۔

نمودند آباد ہر ملک ویراں　　زراعت نمودند عالم بہ ساماں
خطرناک ہر کوہ و بحر و بیاباں　　نمودند رشکِ ارم چو گلستاں
بہاریکہ آوردہ امروز دنیا
نہالی ست در دورِ عالم از آنہا
ز ہموار در راہ سبیلِ مصفا　　بہ سایہ درختانِ دو طرفہ ہر جا
بپا کردن از میل و فرسخ نشانہا　　سرِ راہ چاہ و سراہا مہیا
ہمہ نقل تدبیر آئین آنہا
از آں قافلہ جملہ ہست ایں نشانہا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سیر و سیاحت کا ذوق:۔

مدامے بسیر و سفرہا بہ رغبت   نمودہ بہ ہر برِّ اعظم سیاحت
زہر بحر و بر کردہ ہر واقفیت   وطن گر بہ بربر بہ لنکا اقامت

وطن با سفر جملہ یکساں شمردہ
بہ ہر دشت و در خانۂ خود شمردہ

آثار صنادید:۔

بنا شد بریں طبقہ یک برِّ اعظم   ندارد عمارات آں خوب محکم
عرب ہند و مصر، اندلس شام و دیلم   بناہائے آں راست معمورِ عالم

کہ از کوہِ آدم الی کوہِ بیضا
از آثارِ آنست پیدا نشاں ہا

چہ سنگیں مصفا محلاتِ عالی   کہ در ہر آثار شاں در حوالی
چہ مرقد کہ از گنبدی زاں طلائی   چہ معبد کہ بُد جلوہ گاہ خدائی

زمانہ ز برکات گو کردہ عاری
مگر ہیچ ویرانہ زاں نیست خالی

علم ہیئت:۔

سمرقند تا اندلس ہیں سراسر   بہر جا رصدگاہ شاں جلوہ گستر
سوادِ مراغہ دگر قاسیون بر   صدا از زمیں ہست جاری برابر

نشانے رصدہا ز آنانکہ باقی
منجم مسلماں کجا؟ الفراقی

© rasailojaraid.com